السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرب جمہوریہ یمن کے شہر ’’تعز‘‘ کی ایک شرعی عدالت نے زنا کی وجہ سے ایک عورت کو رجم کی سزا سنائی لیکن بعض لوگوں کو رجم کرنے میں تردد تھا اوران کا کہنا تھا یہ ضروری ہے کہ پتھر وہ مارے جس نے خود کوئی گناہ نہ کیا ہو،اس بارے میں اس طرح کی اور بھی بہت سی باتیں کی گئیں لہذامیں نے مناسب سمجھا کہ اس مسئلہ میں رہنمائی کے لئے آپ کی طرف رجوع کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ’’تعز‘‘ کی شرعی عدالت نے شادی شدہ زانیہ (بدکارہ) عورت کو سزائے رجم سنائی ہے کیونکہ اس حکم کے ذریعے درحقیقت اللہ تعالی کی مقرر کردہ اس حد کو قائم کیا گیا ہے جسے اکثر اسلامی ملکوں نے معطل کررکھا ہے۔ اللہ تعالی اس عدالت کو جزائے خیر دے اور حکومت یمن اور دیگر تمام اسلامی ملکوں کی حکومتوں کو اللہ تعالی توفیق بخشے کہ وہ تمام معاملات میں خواہ ان کا تعلق حدود سے یا غیر حدود سے، بندگان الہی میں، اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں، بلاشبہ اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق فیصلہ ہی میں ان کی خیر وبھلائی اور دنیا وآخرت کی سعادت ہے۔ حکم شریعت کے مطابق عمل کے سلسلہ میں مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی حکومتوں کے ساتھ تعاون کریں۔

جو شخص شادی شدہ زانی کے رجم میں شرکت کرے اسے اجروثواب ملے گا اوراگر رجم کے بارے میں حکم شرعی صادر ہوجائے توکسی کو اس میں حرج محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ نے ماعزاسلمی، دو یہودیوں اور غامدیہ وغیرہ کو رجم کرنے کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا توصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فورا فرمان نبوی پر عمل کردکھایا۔ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ حدود وغیر حدود، تمام معاملات میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلیں۔

رجم میں شرکت کرنے والے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ خود معصوم یا گناہوں سے پاک ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط عائد نہیں فرمائی اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایسی شرط عائد کرے جس کی اللہ سبحانہ وتعالی کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے کوئی دلیل موجود نہ ہو، واللہ الموفق۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص424

محدث فتویٰ